31217 ـ كيا والد نے جو مال آفس سے ناحق ليا ہے اسے استعمال كر لے؟

سوال

ميرى مشكل يہ ہے كہ: ميرے والد صاحب ايك ائرلائن ميں ملازم ہيں، اور بعض اوقات اپنے ساتھ كچھ اشياء يا تو طياروں سے يا پھر آفس سے لے آتے ہيں، اور ميں انہيں كہتى ہوں كہ يہ جائز نہيں اور حرام ہے، اور يہ آپ كا مال نہيں، ليكن والد صاحب ميرى نصيحت نہيں سنتے حالانكہ وہ ظاہرى طور پر دين كا التزام كرتے ہيں، اور ميرى كوشش ہے كہ وہ باطن ميں بھى ايسے ہى ہوں، ليكن وہ ميرى بات نہيں مانتے، ميرا خيال ہے كہ وہ ميرى بات اس ليے نہيں مانتے كہ ميں ان كى بيٹى ہوں.
والد صاحب جو اشياء لاتے ہيں ميں ان سے بہت تنگ ہوں حالانكہ ميں انہيں استعال بھى نہيں كرتى، ليكن بعض اوقات مجھے ان اشياء كو استعمال كرنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے، كيونكہ اب انہوں نے بازار سے خريدنا بند كر ديا ہے اور دليل يہ ديتے ہيں كہ اس طرح كى اشياء ہمارے پاس موجود ہيں، ليكن وہ تو حرام كى ہيں، تو ان اشياء كا حكم كيا ہے ؟
اور اگر ميں ناپسنديدگى كا حالت ميں يا پھر مجبورا استعمال كرلوں تو كيا حكم ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

آپ كا سوال دو مسئلوں پر مشتمل ہے:

1 ـ آپ كے والد كا ملازمت سے بغير اجازت اشياء لينا.

2 ـ والد كى لائى ہوئى اشياء كو آپ كا استعمال كرنا.

1 ـ والد كے متعلق تو عرض يہ ہے كہ: اس كے ليے مالك كى اجازت كے بغير كوئى چيز لينى حرام ہے، كيونكہ فرمان بارى تعالى ہے:

اور تم اپنا مال آپس ميں باطل اور ناحق طريقہ سے نہ كھاؤ البقرة (188).

اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

"کسی مسلمان شخص کا مال اس کی خوشی اور رضامندی کے بغیر حلال نہیں"

اسے امام احمد نے روایت کیا ہے دیکھیں: مسند احمد (20172).

اور اس بنا پر اس والد کو یہ نصیحت کریں کہ وہ یہ اشیاء مالك کو واپس کرے، اس کے بغیر وہ اس سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا، اور اگر مالك کا علم نہ ہو تو ان اشیاء کو صدقہ کر دیا جائے.

2 ـ اور رہا مسئلہ والد کے علاوہ باقی گھر والوں کا تو ان کے لیے یہ اشیاء استعمال کرنی جائز نہیں؛ کیونکہ یہ ناحق حاصل کی گئی ہیں، لیکن ضرورت کے وقت استعمال ہو سکتی ہیں، کہ انسان جب اپنی جان پر کسی نفع کے فوت ہونے کا خدشہ محسوس کرے، یا پھر کوئی اور چیز ختم ہونے کا اندیشہ ہو، یا پھر اس کی جان کا خطرہ ہو تو بقدر ضرورت استعمال کر سکتا ہے.

واللہ اعلم .